Volume V
No. 8

SP. V-8-76 (E)
300

THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, June 29, 1976

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	95
The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1976—*Passed*	98
The Land Reforms (Amendment) Bill, 1976—*Considered* ...	108

PRINTED AT THE MACLAGAN PRESS, CHURCH ROAD, LAHORE

PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI.

Price : Paisa 50

SENATE DEBATES
SENATE OF PAKISTAN

Tuesday, June 29, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half-past five of the clock in the evening, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Quran*)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman : Now, we take up questions. Question No. 9, yes, Khawaja Mohammad Safdar.

SUGAR QUOTA

9. ***Khawaja Mohammad Safdar** : Will the Minister for Food and Agriculture, Cooperatives, Underdeveloped Areas and Land Reforms be pleased to state the total quantity of sugar allocated and supplied to each of the four Provinces during the year 1975-76 (upto 31st May)?

Shaikh Mohammad Rashid (Minister for Food and Agriculture, Cooperatives, Underdeveloped Areas and Land Reforms) : Punjab, Sind and NWFP are to meet their requirments of sugar from their own production. 22,000 tons of sugar was allocated to Baluchistan for consumption during 1975-76. Baluchistan has however lifted 13,100 tons of sugar upto 31-5-1976.

خواجہ محمد صفدر (قائد اختلاف) : کیا یہ امر واقعہ ہے کہ وفاق حکومت کے ذمے ہے کہ وہ مختلف صوبوں میں چینی کو لیا کرے اور چینی الوکیشن پر مہیا کرے ۔

شیخ محمد رشید (وزیر خوراک و زراعت) : یہ ضروری نہیں ہے دیکھنا یہ ہے کہ تمام صوبے اپنے ریکوائرمنٹ اپنی پیداوار سے پوری کرتے ہیں ۔

Wherever this deficiency is, to make up this deficiency.

خواجہ محمد صفدر : میرے ہاتھ میں ۔

List of subjects for which the Minister are responsible.

ہے اس کے صفحہ ۱۱ پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے عنوان کے نیچے نمبر ۳ پر یہ الفاظ درج ہیں :

"(3) Procurement of foodgrains including sugar."

[Khawaja Mohammad Safdar]

لکھا ہوا ہے تو کیا مضامین کی یہ فہرست جو آپ کی ڈویژن نے سینٹ سیکریٹری کو مہیا کی ہے درست ہے یا غلط ہے ؟

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب آپ ایک دفعہ ان سے سوال پوچھیے ہیں اور آپ پھر اس کا خود ہی جواب دے دیتے ہیں ۔

After all the information you want from him is in your hand.

خواجہ محمد صفدر : نہیں ، جناب والا ! وہ میں مانتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : میری عرض یہ ہے کہ ۔

You have already got the information you want.

خواجہ محمد صفدر : بالکل ٹھیک ہے ، اس لیے میں نے سوال کیا تھا کہ ہر صوبے کو چینی کتنی مقدار میں مہیا کی گئی ہے کیونکہ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : کہنے کی ضرورت نہیں ہو گی کیونکہ اس میں لکھا ہوا ہے ۔
that is all right.

خواجہ محمد صفدر : اس عبارت میں جو کہ لکھا ہوا ہے میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے ۔ کیا یہ درست لکھا ہوا ہے یا محترم وزیر صاحب نے جو کہا ہے وہ درست ہے ؟

Mr. Chairman : How can you use this document with a view to confronting and contradicting him ?

خواجہ محمد صفدر : میں تو اس لیے کہہ رہا ہوں کہ جو جواب وزیر محترم کی طرف سے آیا ہے وہ جواب اس جواب سے مختلف ہے جو کہ اس فہرست میں لکھا ہوا ہے ۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جو جواب انہوں نے دیا ہے وہ درست ہے یا وہ بات درست ہے جو اس فہرست میں لکھی ہوئی ہے ؟

Mr. Chairman : You cannot cross examine him like a witness in a box.

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب والا !

I can question him for electing further information. The object of a supplementary question is always to seek further information.

میں تو صرف یہ اطلاع حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔ ضمنی سوال ، جناب والا ! میرا سوال بالکل واضح تھا کہ مختلف صوبوں کو کتنی کتنی مقدار میں چینی مہیا کی گئی ہے ؟

جناب چیئرمین : انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب محترم وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ تینوں صوبے اپنی اپنی ضروریات خود پوری کرتے ہیں تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مرکزی حکومت ان تینوں صوبوں کی ضروریات کا اندازہ لگا کر ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک کوانٹٹی' ایک مقدار مقرر کرتی ہے ، اگر کرتی ہے تو وہ مقدار کتنی ہے ؟

شیخ محمد رشید : جناب والا ! سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ میں نے یہ عرض کر دیا ہے کہ تمام صوبے اپنی ری کوائرمنٹ اپنی پیداوار سے پوری کرتے ہیں ۔

They are meeting their requirements according to their capacity, according to their consumption. For instance, in Punjab in addition to this sugar they produced 'Khundsari' and 'Gur'. So, it is sufficient for them, and the Central Government is satisfied that they are meeting the requirments from their own resources.

خواجہ محمد صفدر : ضمنی سوال ۔ کیا وفاقی حکومت نے کھنڈ ساری اور براون شوگر پر کوئی کنٹرول کر رکھا ہے ؟ اور کرتی ہے ؟

شیخ محمد رشید : اس کے procure کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : اور پھر کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ وائٹ شوگر کو کارخانوں سے خریدتی ہے ؟

Shaikh Mohammad Rashid : Yes, it is a fact, Sir.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : اگر آپ procure کرتے ہیں تو اب وزیر محترم صاحب بتائیں کہ سفید چینی ہر صوبے کو گذشتہ مالی سال کے دوران کتنی کتنی مقدار دی گئی ہے ؟ کیونکہ سفید چینی وفاقی حکومت خریدتی ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ تو بتا دیا ہے ۔

شیخ محمد رشید : آپ سوال یہ پوچھیں کہ کتنی کتنی پروڈکشن ہے سوال تو یہ ہے کہ جتنی پروڈکشن ہے وہ کنزیوم کرتے ہیں آپ کو یہ سوال کرنا چاہیئے کہ کس صوبے میں کتنی پروڈکشن ہوئی ہے ۔ میں اس کا جواب دوں گا ۔

whatever they produced, they met their requirements out of their production.

جناب چیئر مین : اس سوال میں یہ نہیں ہے ۔

شیخ محمد رشید : وہی عرض کر رہا ہوں کہ میں صرف ۔ ۔ ۔

جناب چیئر مین : انہوں نے پوچھا تھا کہ کتنی ان کو الوکیٹ کی گئی ہے ۔

شیخ محمد رشید : میں نے گذارش کی ہے کہ

It is not a question of allocation. Whatever they produced, they met their requirements out of their production.

خواجہ محمد صفدر : وزیر صاحب ویسے جواب نہ دیں تو اور بات ہے ۱۹۷۵ء میں میں نے اسی قسم کا سوال پوچھا تھا تو وزیر موصوف نے اس کا جواب دیا تھا ۔ اب وہ انکار کرتے ہیں تو اور بات ہے ۔

شیخ محمد رشید : میں نے کہا ہے کہ پروڈکشن کے متعلق سوال پوچھیں میں ان کو جواب دوں گا میں نے کب انکار کیا ہے ؟

Malik Mohammad Akhtar (Minister for Law and Parliamentary Affairs) : Sir, the other two questions may kindly be deferred.

Mr. Chairman : Why? Yes, Mr. Aziz Ahmed, he is not here. All right. Question No. 8, Mr. Afzal Khan is also not here.

So, the remaining questions are deferred to some other day.

Now, we take up Legislative Business. Yes.

THE PAKISTAN ARMY (AMENDMENT) BILL, 1976

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

"The Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 (The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1976), as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Chairman : The motion moved is :

"The Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 (The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1976), as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, it is a simple Bill, and we are greatful to Senator Khawaja Mohammad Safdar, and we have adopted four of his amendments at the Committee stage and about three other amendments, which do not make any basic difference, and are technical amendments, which we have discussed with him and we are going to adopt. Sir, as such, I am only saying that the present amending Bill has been brought to amend the Pakistan Army Act, and to bring it in conformity with the provisions of the Constitution. That is our first object. The second object is to bring it in conformity with the Law Reforms Ordinanec, 1972. So, Sir, that is all we are doing. We have made certain laws under Law Reforms Ordinance. Wherever there is any inconsistency,

we are bringing it in conformity with the Law Reforms Ordinance. Then Sir, naturally the Article of the Constitution override the ordinary legislation, and we are adopting the same definitions, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں محترم وزیر قانون اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے معزز اراکین کا شکر گزار ہوں وہ اس لیے نہیں کہ انہوں نے میری چند ایک ترامیم قبول کر لی ہیں بلکہ انہوں نے ایک اصول کو تسلیم کیا ہے اور وہ فیصلہ میرے نزدیک اس معزز ایوان کے وقار میں اضافے کا باعث ہے کیونکہ یہ تاثر عام ہوتا جاتا تھا کہ یہ معزز ایوان محض ربڑ اسٹیمپ ہے اور جو قانون نیشنل اسمبلی سے منظور ہو کر اس ایوان میں آتا ہے یہ ایوان اس میں کوئی ترمیم کرنے میں بے بس ہو جاتا ہے اور اس تاثر کو محترم وزیر قانون اور اراکین اسٹینڈنگ کمیٹی کے اس فیصلے نے دور کر دیا ہے میں اس لیے خوش ہوں اور اس لیے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ ایوان جیسا کہ اس آئین کے تحت اسے اختیارات حاصل ہیں کہ یہ کسی بھی مسودہ قانون میں خواہ وہ اس ایوان میں orignate ہو خواہ وہ نیشنل اسمبلی سے منظور ہو کر اس ایوان میں آئے ترمیم کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن ہم نے کچھ اس قسم کی روایات قائم کرنی شروع کر دی تھیں جن سے عام لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہو گیا تھا اور اس قسم کا خیال پیدا ہو رہا تھا میری ترمیم قبول کر کے کمٹی تاثر کو دور کر دیا پہلے میں اپنے ان معزز دوستوں کا اس لیے شکر گزار ہوں جناب چیرمین ! جیسا کہ محترم وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس مسودہ قانون میں کوئی بنیادی پالیسی کی کوئی تبدیلی نہیں ہے اور حال ہی میں ہماری فوج کے اعلیٰ افسروں کے designation تبدیل ہوئے ہیں تو اس تبدیلی کی وجہ سے آرمی ایکٹ میں بعض ترامیم لانا ضروری تھا اسی طور پر آرمی ایکٹ یہ بہت پرانا قانون ہے زمانے کے گزرنے کے ساتھ اس قانون میں بعض ترامیم لازم ہو گئی تھیں جو میں سمجھتا ہوں انہوں نے بر وقت کی ہیں ہے اس لیے میں بنیادی طور پر اس بل کے خلاف نہیں ہوں اور انشاالله کوشش کی جائے گی کہ جلد ہی اس مسودہ قانون کو اس ایوان سے منظور کرا لیا جائے۔

Mr. Chairman Any other gentleman wishing to participate?

(*Pause*)

Mr. Chairman : No?

All right, then I put the question.

The question before the House is :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The motion is carried. Now, we take up clause by clause consideration. Well, the Preamble and Clause 1 will be taken up together last of all. We take first Clause 2.

Khawaja Mohammad Safdar : There is no amendment in Clause 2.

Mr. Chairman : Are you sure?

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir, very much sure.

Mr. Chairman : There is no amendment in the name of Mr. Shahzad Gul and you both.

خواجہ محمد صفدر : یہ نئی کلاز ہے اور یہ کلاز نمبر ۲ کے بعد میں ایوان کے سامنے پیش کی جائے گی تو پھر قواعد کے مطابق درست ہو گا۔

Mr. Chairman : What is the understanding?

خواجہ محمد صفدر : کلاز ۲ کے بعد میں ویسے اس ترمیم کو پیش نہیں کروں گا۔

Mr. Chaimran : All right, the question before the House is :

"That Clause 2 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 2 forms part of the Bill.

Now, what about this amendment 2 A?

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! ترمیم نمبر ۱ میں ایوان کے سامنے پیش نہیں کر رہا اور اگر مجھے اجازت فرمائیں۔

جناب چیئرمین : کلاز نمبر ۱ کا مسئلہ ہے آپ ۲ اسے put کر رہے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! ترمیم نمبر ۲ آپ کی خدمت میں تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ پیش کروں گا اگر آپ اجازت دیں۔

جناب چیئرمین : یہ جو ۲ ہے یہ کلاز ۳ میں امنڈمنٹ ہے۔

Clause 2 is adopted. Now, we move on to Clause 3.

Now, you move your amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

That in Clause 3, para (1) be substituted by the following :

"(i) for sub-section (2), the following shall be substituted :—

"(2) "Chief of the Army Staff" means the Officer Commanding the Pakistan Army ;

(3) "Civil Offence" means an offence which, if committed in Pakistan, would be triable by a Criminal Court".

That is all.

Mr. Chairman : The amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar is :

That in Clause 3, para (1) be substituted by the following :

"(i) for sub-section (2), the following shall be substituted :—

"(2) "Chief of the Army Staff" means the Officer Commanding the Pakistan Army ;

(3) "Civil Offence" means an offence which, if committed in Pakistan, would be triable by a Criminal Court".

خواجہ محمد صفدر : بس یہاں تک ہی جناب والا !

Mr. Chairman : Not the rest ?

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir.

Mr. Chairman : All right, the rest is omitted.

Malik Mohammad Akhtar : Not opposed.

Mr. Chairman : So, you accept it ?

Malik Mahammad Akhtar : Yes, Sir.

Mr. Chairman : All right, the question before the House is :

That in Clause 3, para (1) be substituted by the following :

"(i) for sub-section (2), the following shall be substituted :—

"(2) "Chief of the Army Staff" means the Officer Commanding the Pakistan Army ;

(3) "Civil Offence" means an offence which, if committed in Pakistan, would be triable by a Criminal Court".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Do you want to move the other one also ?

(Interruptions)

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir, I am not moving.

Mr. Chairman : You are not moving your amendment at Serial No. 3 of the list ?

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir.

Mr. Chairman : All right, then I put Clause 3.

The question before the House is :

"That Clause 3 as amended forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 3, as amended, forms part of the Bill.

Now, we take up Clauses 4, 5 and 6.

No amendment to all these three Clauses ?

Khawaja Mohammad Safdar : No amendment.

Mr. Chairman : So, the question before the House is :

"That clauses 4, 5 and 6 form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clauses 4, 5 and 6 from part of the Bill.

What about your amendment to Clause 7 ? Do you want to move it or not ?

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں پیش کروں گا ۔

Sir, I beg to move :

"That Clause 5 of the Bill be submitted by the......"

Mr. Chairman : Clause 5 ?

Khawaja Mohammad Safdar : Sorry, Sir.

"That Clause 7 of the Bill be substituted by the following :—

'7. *Amendment of section 20, Act XXXIX of 1952.*—In the said Act, in section 20, sub-section (3) be omitted'."

Mr. Chairman : The amendment moved is :

"That Clause 7 of the Bill be substituted by the following :—

'7. *Amendment of section 20, Act XXXIX of 1952.*—In the said Act. in section 20, sub-section (3) be omitted'."

Malik Mohammad Akhtar : The amendment is opposed.

Mr. Chairman : That is opposed. Yes !

Khawaja Mohammad Safdar : I need not say anything, Sir.

Mr. Chairman : No, do you withdraw it ?

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir, you may put it to the House.

Mr. Chairman : All right. You are not pressing it and, therefore, you don't want to say anything in support of It.

Now, the question before the House is :

"That Clause 7 of the Bill be substituted by the following :—

'7. *Amendment of section 20. Act XXIX of 1952.*—In the said Act, in section 20, sub-section (3) be omitted'."

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman : The motion is lost. Now, I will put the question h regard to Clause 7.

The question before the House is :

"That Clause 7 forms part of the Bill".

(*The moiton was adopted*)

Mr. Chairman : Claus 7 forms part of the Bill. Now, Clause 8.

ملک محمد اختر : خواجہ صاحب ، آپ ۸ کو چھوڑ دیں اسے موو نہ کریں ۹ لے لیں -

Mr. Chairman : What about your amendment to Clause 8 ?

Khawaja Mohammad Safdar : It is an omission, Sir, and it is not to be moved.

Mr. Chairman : All right. The amendment to Clause 8 is not moved. So, I will put the question.

The question before the House is :

"That Clause 8 forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 8 forms part of the Bill.

Now, there is also no amendment to Clauses 9 and 10. I will put both together.

The question before the House is :

"That Clauses 9 and 10 form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clauses 9 and 10 form part of the Bill.

Now, there is an amendment to Clause 11. What is the understaning between you ?

خواجہ محمد صفدر : یہ تو قبول کر لیں گے -

Mr. Chairman : All right, you move this.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 11, in sub-clause (a) para (ii) be omitted".

Mr. Chairman : The amendment moved is :

"That in Clause 11, in sub-clause (a), para (ii) be omitted".

Malik Mohammad Akhtar : It is not opposed.

Mr. Chairman : All right.

Now, the question before the House is :

"That in Clause 11, in sub-clause (a), para (ii) be omitted".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The motion is adopted. Now, I will put the original Clause.

The question before the House is :

"That Clause 11, as amended, forms part of the Blll".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 11, as amended, forms part of the Bill.

Now, there is no amendment to Clauses 12, 13, 14 and 15. I will put all these together.

The question before the House is :

"That Clauses 12, 13, 14 and 15 form port of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clauses 12, 13, 14 and 15 form part of the Bill.

Now, there is an amendment to Clause 16.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I am not moving item No. 7, but I am moving item No. 8.

I beg to move :

"That in Clause 16, in para (b) in the proposed new sub-section (3) between the wards "unit" and "a" occurring in the 6th line the commas and words, "as the case may be", be inserted".

Mr. Chiarman : The amendment moved is :

> "That in Clause 16, in para (b) in the proposed new sub-section (3) between the words "unit" and "a" occurring in the 6th line the commas and words, "as the case may be", be inserted".

Malik Mohammad Akhtar : Not opposed.

Mr. Chairman : All right.

The question before the House is :

> "That in Clause 16, in para (b) in the proposed new sub-section (3) between the words "unit" and "a" occurring in the 6th line the commas and words, "as the case may be", be inserted".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The amendment is adopted.

Now, the question before the House is :

> "That Clause 16 as amended forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*).

Mr. Chairman : Clause 16 as amended forms part of the Bill.

Now, I think, upto Clause 31 there is no amendment. I will put all these Clauses together, because no amendment has been tabled.

The question before the House is :

> "That Clauses from 17 to 31, both inclusive, form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : All the Clauses from 17 to 31, both inclusive, form part of the Bill. Clause 32 now. Yes !

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 32 of the Bill, in the proposed new section 176 C, the figure 1 and brackets occurring in the first line of sub-section (1) and sub-section (2) be omitted".

Mr. Chairman : The amendment moved is :

> "That in Clause 32 of the Bill, in the proposed new section 176 C, the figure 1 and brackets occurring in the first line of sub-section (1) and sub-section (2) be omitted".

Malik Mohammad Akhtar : It is opposed, and I would request the honourable Senator not to press it.

Khawaja Mohammad Safdar : I don't press it, Sir.

Mr. Chairman : Don't you press it ? All right.

The question before the House is :

"That in Clause 32 of the Bill, in the proposed new section 176C, the figure 1 and brackets occurring in the first line of sub-section (1) and sub-section (2) be omitted".

(The motion was negatived)

Mr. Chairman : The amendment is lost. I will put the original Clause 32.

The question before the House is :

"That Clause 32 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 32 forms part of the Bill. Similarly, there is no amendment proposed with regard to Clause 33. I will put the question.

The question before the House is :

"That Clause 33 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 33 forms part of the Bill.

Yes, what about this repeal ?

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! یہ ترمیم اب ویسے بھی پیش نہیں ہو سکتی اور اب اس کو میں پیش بھی نہیں کر رہا - کیونکہ یہ ترمیم ویسے تو ریپیل کلاز ہے اور پریمبل میں میں نے جو ترمیم دی ہے وہ اس کا بدل ہو گئی -

جناب چیئرمین : یہ آپ موو نہیں کرتے ؟

خواجہ محمد صفدر : جی نہیں کرتا -

Mr. Cahirman : All right.

The question before the House is :

"That Clause 34 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 34 forms part of the Bill.

This is the last Clause. Now, we revert to Clause 1 and Preamble. Yes, please !

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That the preamble of the Bill be substituted by the following :

'Whereas it is expedient further to amend the Pakistan Army Act, 1952 and to repeal the Commander-in-Chief (Delegation of Powers) Ordinance 1971 (VI of 1971) for the purpose hereinafter appearing ;
It is hereby enacted as follows'."

Mr. Chairman : The amendment moved is :

"That the preamble of the Bill be substituted by the following :

'Whereas it is expedient further to amend the Pakistan Army Act, 1952 and to repeal the Commander-in-Chief (Delegation of Powers) Ordinance 1971 (VI of 1971) for the purpose hereinafter appearing ;
It is hereby enacted as follows'."

Malik Mohammad Akhtar : Not opposed.

Mr. Chairman : It is not opposed. So, the question before the House is :

"That the Preamble of the Bill be substituted by the following :

'Whereas it is expedient further to amend the Pakistan Army Act, 1952 and to repeal the Commander-in-Chief (Delegation of Powers) Ordinance 1971 (VI of 1971) for the purpose hereinafter appearing ;
It is hereby enacted as follows'."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The amendment is carried. I will put the Preamble, Clause 1 and Title to the House.

The question before the House is :

"That the Preamble, as amended, Clause 1 and Title form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The Preamble, as adopted, Title and Clause 1 form part of the Bill.

Yes, Malik Mohammad Akhtar !

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1976], be passed".

Mr. Chairman : The motion moved is :

"That the Bill further to amend the Pakistan Aımy Act, 1952..."

Yes, did you say as amended ?

Malik Mohammad Akhtar : As amended, Sir.

Mr. Chairman : All right, I have to say what you moved.

Well, the motion is :

"That the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952,

[The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1976], as amended, be passed."

No speech, no opposition ?

The question before the House is :

"That the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 namely The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1976, as amended, be passed."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The Bill, as amended, is passed.

Yes, now Shaikh Sahib.

THE LAND REFORMS (AMENDMENT) BILL, 1976

Shaikh Mohammad Rashid (Minister for Food & Agriculture, Under developed Areas and Land Reforms) : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Land Reforms Regulation, 1972 [The Land Reforms (Amendment) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Chairman : Yes, the motion made is :

"That the Bill further toamend the Land Reforms Regulation 1972 namely [The Land Reforms (Amendment) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed, Sir.

Mr. Chairman : Would You like to say anything in support of this ?

(*Interruption*)

شیخ محمد رشید (وزیر خوراک و زراعت ، کم ترقی یافتہ علاقہ جات و اصلاحات اراضی) : جناب والا ! میں مختصر وضاحت چاہتا ہوں۔

خواجہ محمد صفدر : اور میں یہ درخواست کروں گا کہ محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد زیر بحث مسودہ قانون پر باقی بحث کل پر ملتوی رکھی جائے کیونکہ میں صرف ایک مسودہ قانون ہمراہ لے کر آیا تھا دوسرا مسودہ قانون نہیں لایا تھا ۔

جناب چیئرمین : یہ جو پہلا موشن ہے اس موشن کا فیصلہ تو ہوجائیگا ۔

خواجہ محمد صفدر : جی و شیخ صاحب اپنی تقریر کر لیں اس کے بعد میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کو further consideration کے لئے کل پر ملتوی کر دیا جائے ۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ تقریر تو کر لینگے لیکن آپ اسنڈمنٹ موو نہیں کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر : میں اپنی فائل اس خیال سے ساتھ نہیں لایا کہ آج ایک مسودہ قانون منظور ہوگا کیونکہ ۷ بجے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں بھی شریک ہونا چاہئیے ۔

جناب چیئرمین : یہ تو ہے ۔

You would not move the amendments.

خواجہ محمد صفدر : نہیں میں موو کروں گا ۔

جناب چیئرمین : آج ؟

خواجہ محمد صفدر : آج نہیں کروں گا ۔

Mr. Chairman : Will you ask for postponment ?

شیخ محمد رشید : جناب میں مودبانہ گذارش کروں گا کہ میرے دوست ہمیشہ پوری طرح تیار ہو کر تشریف لاتے ہیں اور اس میں امنڈمنٹ یہاں بھی ہیں اور جناب کو علم ہے ۔

Mr. Chairman : Yes, I know.

شیخ محمد رشید : میں اس لئے حاضر ہوا تھا اور مجھے لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا آپ کا بل پہلے لینگے لیکن بعد میں انہوں نے فرمایا کہ پہلے وہ لینا ہے میں نے کہا ٹھیک ہے میں نے ان کی بھی تعمیل کی ہے ان کی بھی تعمیل کی ہے اگر یہ مہربانی کریں تو آج یہ بل نکل سکتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : مشکل ہوگا ۔

جناب چیئرمین : میں بھی ان کو آپ کی طرف سے اور اپنی طرف سے درخواست کرونگا کہ وہ پاس کر دیں اور یہ آج پاس ہوجائے لیکن ایک بات ہے اس کو بہانہ سمجھیں یا جو کچھ سمجھیں آج جوائنٹ سٹنگ ہے with regard to Baluchistan Provincial Budget.

وہ بلوچستان کا بجٹ ہے ، سات بجے لیں گے اور اس میں ہماری حاضری اٹل ہے کیونکہ ہم نہ گئے تو وہ جوائنٹ سٹنگ نہیں ہوگی ۔

شیخ محمد رشید : جناب وہ بھی بہت ضروری ہے آپ کی بات صحیح ہے ورنہ صحیح نمائندگی نہیں ہوگی -

جناب چیئرمین : اگر ہم نہیں جائیں گے ہم یہاں ہونگے یہاں کارروائی شروع کریں گے -

It would not be a joint sitting,

آپ کا بلوچستان کا بجٹ چلا جائیگا اب آپ کی مرضی ہے کیونکہ سات بجے سے کم ازکم پانچ منٹ پہلے میں تو ایڈجرن کر دوں گا اس سے پہلے پاس ہوسکتا ہے تو

I am with you, I will support you.

Shaikh Mohammad Rashid : I fully appreciate your decision, Sir.

Mr. Chairman : I fully agree with you but suppose he is insisting or not moving his amendment and asking for the adjournment, what should I do?

شیخ محمد رشید : ٹھیک ہے جیسے آپ فرمائیں -

جناب چیئرمین : وہ prolong تو کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ہر ایک امنڈمنٹ موو کریں گے اور ہر ایک امنڈمنٹ پر

He has got a right to speak in favour of his amendments. I can not preven t it.

خواجہ صاحب میرے خیال میں یہ بل تو بہت innocent ہے -

جناب طاہر محمد خان : بڑا simple ہے اور شیخ صاحب کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر : اس بل میں بڑی خرابیاں ہیں -

جناب چیئر مین : یہ suo moto powers کی بات ہے اور کیا ہے؟

خواجہ محمد صفدر : اس میں بہت سی خرابیاں ہیں -

جناب چیئرمین : وہ کون سی خرابی ہے جو آپ نے نہیں دیکھی ہے - suo moto powers کی بات ہے اور کیا بات ہے ؟

شیخ محمد رشید : میرے دوست کو جو خرابیاں نظر آتی ہیں میں ان کی تشریح کر دیتا ہوں اور وہ مطمئن ہو جائیں گے -

Mr. Chairman : All right Shaikh Sahib.

شیخ محمد رشید : جناب والا ! اس میں ایک چیز کواپریٹو سوسائٹیز ہے اور آپ کو علم ہے کہ وہ بل پاس ہو چکا ہے اور اگر ۱۵۰ ایکڑ سے زیادہ ہو تو کواپریٹو سوسائٹیز establish نہیں ہو سکتے ہیں اس لیے اس کو exempt کیا ہے جناب والا ! دوسرا live stock ہے اور جو باہر کے ہمارے برادر ممالک ہیں ان کی امداد سے ہم live-stock قائم کرنا چاہتے ہیں اور وہ بھی اگر ہو جائے تو وہ قائم

ہو سکتا ہے اس لیے live stock اور کواپریٹو سوسائٹیز کو exempt کیا ہے دوسری جو امنڈمنٹ انہوں نے دی ہے اور میرے دوست کو بہت اعتراض ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا خیال ہے میں شاید واضح نہیں کر سکا وہ صورت یہ ہے میں عرض کروں گا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ساری کلاز تین کی سب کلاز تین جو ہے اس کو نکال دیا جائے اور وہی خواجہ صاحب کے ذہن کے عین مطابق ہے جناب والا ! وہ کلاز یہ ہے کہ اعلیٰ مالک اور ادنیٰ مالک موروثی اور مالک اور مقرری دار اور مالک اب صورت یہ ہے کہ مالک جو ہے جب وہ رقبہ سرینڈر کرنے لگتا ہے تو وہ ادنیٰ مالک کا سرینڈر کر دیتا ہے وہ پھر گورنمنٹ کی ملکیت ہو جاتا ہے اسی طریقے سے جو موروثی مزارع ہے ان کا سرینڈر کر دیتا ہے اسی طریقے سے مقرری دار بھی موروثی کی قسم کی چیز ہے اور وہ اصل میں اس سکیم سے جو موروثی مزارعہ ہے یا مقرری دار یا ادنیٰ مالک ہے حقیقت میں ان کو یہ حق دیا گیا ہے اگر وہ رقبہ اعلیٰ مالک سرینڈر کرے تو بجائے گورنمنٹ کو جانے کے وہ ادنیٰ مالک کو مل سکے اور بجائے گورنمنٹ کو جانے کے وہ موروثی مزارع کو مل جائے۔ کیونکہ موروثی مزارعہ اور ادنی مالک حقیقی معنوں میں وہی مالک ہوتا ہے اور کچھ تھوڑا بہت وہ pay کرتا ہے جناب والا ! یہ چونکہ بلوچستان کی بات ہے باقی تمام علاقوں میں ہو گیا ہے یہاں چونکہ intermediatory interest تھا اور اس کی abolition ۱۱۵ کے نفاذ کے بعد ہوئی ہے اس لیے اس کی ضرورت لاحق ہوئی اور سب سے بہترین کلاز یہی ہے جس کے بارے میں میرے دوست نے یہ فرمایا ہے کہ ساری کلاز کو نکال دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا قصور نہیں ہے یہ میرا قصور ہے کہ میں تشریح نہیں کر سکا اور اب جب کہ میں نے تشریح کی ہے تو مجھے یقین ہے کہ یہ ان لوگوں کے حق میں ہے جس میں کسی کو دو راہیں نہیں ہو سکتی ہیں اور تیسری چیز جناب والا ! یہ ہے کہ partition میں کچھ دقتیں تھیں ان کو remove کیا گیا ہے تو alienation میں چھوٹے مالک تھے وہ بہت کم تھے اور subsistance holding نہیں کر سکتے تھے مثال کے طور پر مکان بنانے کے لیے بھی زمین کی ضرورت ہے تو وہ نہیں بنا سکتا اسی طرح partition ہے یا دوسری evacuee property ہے اسے وہ partition نہیں کر سکتے ان چھوٹی چھوٹی دقتوں کو remove کیا گیا ہے اس کے بعد کلاز نمبر ۲۹ ہے جو suo moto powers ہے وہ تیس ستمبر تک ہے جس میں میں سمجھتا ہوں کہ تین مہینے رہ گئے ہیں یہ ساری چیزیں ہیں اور اس طریقے سے یہ بل ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ یہاں ارشاد فرمائیں اور ان کی جو امنڈمنٹ ہیں وہ میں نے واضح کیا ہے اور جس پر ان کو سب سے زیادہ اعتراض ہے وہ یہ تھا جس پر میں سمجھتا ہوں ان کو سپورٹ کرنا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب میں بھی سفارش کرتا ہوں آپ agree کر جائیں۔

جناب ظاہر محمد خان : میں بھی دو جملے عرض کرنا چاہتا ہوں

Mr. Chairman : Yes, Mr. Tahir Mohammad Khan.

جناب طاہر محمد خان : گزارش یہ ہے کہ یہ بہت ہی سادہ بل ہے اس میں کوئی بھی complication نہیں ہے ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے وزارت خوراک و زراعت نے گزشتہ تین چار برس میں جو لینڈ ریفارمز کی ہیں اور اس میں الفاظ کی وجہ سے ٹیکنیکل مشکلات تھیں جو ان کے راستے میں حائل ہو رہی تھیں ان الفاظ کو بدل کر conformity میں لانا چاہتے ہیں within the practice اور practice کے ساتھ benefit to the small holders بھی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی زیادہ دقت نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں خواجہ صاحب کوئی big لینڈ لارڈ ہیں یا مالک اعلیٰ ہیں ۔

I suspect it.

(قطع کلام میاں)

شیخ محمد رشید : میں explain کر دوں اور میں اس سلسلے میں یہ اپیل نہیں کرتا کہ میری بیماری کی وجہ سے ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر : اگر آپ کی طبیعت ناساز ہے تو یہ بل ۔ ۔ ۔

شیخ محمد رشید : یہ بالکل غلط ہو گا کیونکہ یہ قوم کا معاملہ ہے ۔ جناب والا ! میں پھر حاضر ہو سکتا ہوں لیکن میں یہ اپیل نہیں کروں گا البتہ یہ اپیل کروں گا کہ یہ بل سادہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس پر خواجہ صاحب کو بہت زیادہ اعتراض تھا وہ میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے اور اگر کوئی بات ہے تو ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : ہم سب سمجھ گئے ہیں اگر یہ نہیں سمجھتے تو اور بات ہے کیا آپ اعلیٰ مالک ہیں یا مقرری دار ؟

خواجہ محمد صفدر : نہ اعلیٰ مالک ہوں نہ ادنیٰ مالک ہوں ۔

جناب چیئرمین : تو پھر آپ اتنا اپوز کیوں کرتے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بل کی بعض دفعات سے ہمارے ملک کے بعض طبقات کو جن میں خصوصیت سے چھوٹے مالک ہیں ان کو جن مشکلات کا سامنا تھا ان میں سے کچھ مشکلات کو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جناب چیئرمین ! میرا تعلق ایک ایسے ضلع سے ہے جہاں کنالوں میں ملکیت ہے ۔ ماسوائے چند ایک احباب کے جو کہ بطور مہاجر میرے ضلع میں آ کر آباد ہوئے ہیں و گرنہ شاید ہی کسی شخص کی زمین پانچ یا دس ایکڑ سے زیادہ ہو اور اس پانچ یا دس ایکڑ اراضی میں بعض اوقات تین ، تین ، چار ، چار بھائی شریک ہوتے ہیں ۔ سب سے بڑی شکایت جو کہ Regulation No. 115 کے نفاذ کے بعد بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ریگولیشن نمبر ۶۴ کے نفاذ کے بعد پیدا ہوئی ، وہ ایک قسم کی مصیبت تھی ۔ ایک آفت تھی ان چھوٹے چھوٹے مالکان کے لیے جو کہ دو ، دو یا ، تین ، تین ، چار ، چار ایکڑ کے مالک تھے اور کسب معاش کے لیے کہیں کلرک

تھے یا کوئی اور چھوٹا موٹا گاؤں سے باہر کام کرتے تھے کیونکہ ایک کنبہ کی روزی ڈیڑھ دو ایکڑ سے پیدا نہیں ہو سکتی تھی اور انھوں نے اپنی اراضی کاشت کے لئے کسی کو دے رکھی تھی اگرچہ انہیں اس کا لگان ادا کرنا ہوتا تھا۔ اس میں بیج کا حصہ دینا ہوتا تھا، اور ریگولیشن کے تحت آبیانے کا حصہ بھی، اگر وہ نہری زمین ہے تو ان کو دینا ہوتا ہے لیکن فصل میں سے ان کو کچھ نہیں ملتا ہے۔ کیونکہ ریگولیشن ۱۱۵ میں فصل لینے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے وہ انتہائی مشکل ہے۔ ایک غریب آدمی بار بار کچہری کے چکر نہیں کاٹ سکتا تھوڑی سی رقم وصول کرنے کے لیے اور اس کے اخراجات مقدمہ بازی پر اتنے ہو جاتے ہیں کہ اس کو جو ڈگری ملتی ہوتی ہے وہ اسے بیکار نظر آتی تھی۔ اسی طور پر تقسیم کے سلسلے میں جہاں کہیں کہ subsistence holdings سے کم اراضی تھی۔ وہ اگر مالک بیچنا چاہتے تھے تو وہ ساری کی ساری اراضی بیچیں اور پھر وہ بیچیں بھی تو اپنے گاؤں کے کسی مالک کے پاس بیچیں کسی دوسرے کے پاس نہیں بیچ سکتے تھے۔ یعنی اس قانون کے تحت خریداروں کو محدود کر دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مالکان کو بازار کی قیمت سے کم قیمت ملتی ہے اور دوسرے اگر وہ ۹ یا ۱۰ ایکڑ اراضی میں سے دو ایکڑ اراضی بیچنا چاہتے ہیں تو وہ فروخت نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر کسی کی لڑکی کی شادی ہے یا اگر کوئی بیمار ہے یا اس پر کوئی اور ضروری اخراجات آ پڑے ہیں تو وہ دو، تین ایکڑ اراضی نہ رہن کر سکتا ہے نہ وہ اس کو فروخت کر سکتا ہے۔ ان چھوٹے مالکوں کو یہ مشکلات رہیں۔ محترم وزیر زراعت نے اس بار اتنی تو رعایت کی ہے کہ مکان بنانے کے لیے اگر کوئی قطعات ہوں اور وہ مالک اراضی کی ملکیت اگرچہ subsistence holdings سے کم بھی ہو تو مالک اس اراضی میں سے کوئی ٹکڑا فروخت کر سکتا ہے۔ یہ ایک رعایت ہے لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں اپنے تجربے اور مشاہدے کی بناء پر کہ اگرچہ اس ترمیم سے کسی حد تک فائدہ ہوگا لیکن وہ مشکلات جو کہ دو، چار، چھ، آٹھ، دس ایکڑ یعنی subsistence holdings سے کم کے مالکان کو گزشتہ کئی سالوں سے ۱۹۵۹ء کے بعد سے آج تک در پیش ہیں۔ وہ رفع نہیں ہوں گی جناب والا! جب میں ان مشکلات کو دیکھتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ بڑے بڑے زمینداروں کے خلاف یہ ریگولیشن کم ہے۔ ان کے مفاد کے خلاف کم ہے اور چھوٹے زمینداروں کے مفاد کے خلاف زیادہ ہے۔ اگر یہ تمام تر پابندیاں ہٹا دی جائیں۔ subsistence holdings سے کم اراضی کی ملکیت پر کسی قسم کی مدغن نہ رکھی جائے تو قانون کی صورت بدرجہا بہتر ہو جائے گی۔ بجائے اس کے کہ تھوڑی تھوڑی کر کے ان کو رعایت دی جا رہی ہے، اس میں پہلی درخواست تو وزیر محترم سے یہ کروں گا کہ باقی جتنی پابندیاں ہیں اراضی کی فروخت پر، تقسیم پر وہ سب ہٹا دی جائیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اراضی مزید جو چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جائے گی میں جانتا ہوں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اراضی کے قطعات مزید چھوٹے ہو جائیں گے۔ لیکن جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے میرے علم کے مطابق اشتمال اراضی ہو چکا ہے اگر کسی کی ایک ایکڑ اراضی ملکیت ہے تو اس کا ایک قطعہ بن چکا ہے۔ اس میں مزید Fragmentation نہیں ہوگی وہ قطعات جو پہلے چھوٹے

چھوٹے تھے ایک دو ایکڑ یا چند کنال کے، وہ ختم ہو چکے ہوئے ہیں - اب اگر کسی کی دو ایکڑ زمین ہے تو عین ممکن ہے کہ دو ایکڑ کا ایک ہی قطعہ بن چکا ہو یا دو قطعات کی شکل میں آ چکے ہوں تو اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا دینا جسے انگریزی میں Fragmentation کہتے ہیں اس کا اگر کوئی خطرہ ہے تو جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ خطرہ بہت کم ہے قلیل ہے اس لیے میں یہ درخواست کروں گا محترم وزیر زراعت صاحب کی خدمت میں کہ وہ از راہ کرم اس بات کی طرف توجہ فرمائیں اور یہ بات انتہائی ضروری ہے اور انہوں نے جو ترمیم کی ہے مجھے وہ پسند ہے اور میں اسے اچھا سمجھتا ہوں - میں ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کی اسے اصلاح تصور کرتا ہوں - لیکن جس حد تک انہیں جانا چاہیے تھا میرے نکتہ نظر سے اس حد تک نہیں گئے - جہاں تک Live-stock ، educational institutions اور cattle farming تو خیر پہلے ہی مستثنیٰ تھے - مجھے ان کے مستثنیٰ کیے جانے اور مزید جائیداد سے اتفاق ہے - میں چاہتا ہوں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ چاہتے ہیں کہ ہماری Live-stocks کی دولت ہے جو دن بدن کم ہو رہی ہے اس میں اضافہ کرنے کے ذرائع تلاش کیے جائیں مویشیوں کی افزائش نسل کے لیے ہمیں زیادہ سے زیادہ رعایتیں دینی چاہئیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسودہ قانون کا یہ حصہ ایک امپرومنٹ ہے - لیکن اس کے ایک پہلو پر مجھے ایک اعتراض ہے اگر ہم واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مویشیوں کی دولت سے دن بدن محروم ہوتے جا رہے ہیں تو کیوں نہ اس کی تحریک کرنے کے لیے لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے یہ شرط اڑا دی جائے کہ جس Live-stock Farm کو گورنمنٹ منظور کرے گی صرف وہی مقررہ حد سے زیادہ زمین رکھ سکتا ہے - دوسرا نہیں رکھ سکتا - یہ شرط اڑا دینی چاہیے یہ شرط مارشل لاء ریگولیشن ۶۴ میں بھی تھی کہ جس فارم کو گورنمنٹ approve کرے گی صرف وہی Live-stock فارم حد اراضی مقرر اراضی سے بڑھا سکتا ہے مقررہ حد اراضی سے ورنہ نہیں بڑھا سکتا - ہمارے ملک کی بنیادی ضروریات میں سے یہ شامل ہے کہ یہاں حیوانات کی پرورش کی جائے نہ صرف ملک کی ضروریات کو پوری کرنے کے لیے بلکہ ہم ہمسایہ ملکوں کی ضروریات بھی پوری کر سکتے ہیں اور اس سے زر مبادلہ بھی کما سکتے ہیں اپنے ملک کے لیے اور ان ملکوں میں گڈ ویل پیدا کر سکتے ہیں اس غرض کے لیے بعض ممالک نے یہاں لائیو سٹاک فارم کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور شاید ہمارے ہاں حیوانات کے فارم قائم کرنے پر بعض ممالک کی آمادگی بھی ظاہر کی ہو موجودہ ریگولیشن میں یہ بھی ایک اصلاحی قدم ہے - لیکن یہ شرط اڑا دینی چاہیے کہ گورنمنٹ جب تک منظوری نہ دے اس وقت تک لائیو سٹاک فارم نہیں قائم کیا جا سکتا ہے - جناب چیئرمین! اب جس بات کی طرف محترم وزیر زراعت نے اشارہ فرمایا ہے - اس کی طرف آتا ہوں چونکہ میں نے بھی بعض قوانین کو دیکھا ہے اور وہ مجھ سے زیادہ با خبر ہیں اور بہتر جانتے ہیں اس لیے ان کا ارشاد شاید درست ہو - میں نے سندھ ٹیننسی ایکٹ مزارعات، پنجاب ایکٹ مزارعات، فرنٹیر ٹیننسی ایکٹ مزارعات دیکھے ہیں اس غرض کے لیے کہ آیا کہیں کوئی موروثی مزارع کی گنجائش ہے یا کوئی

مقرری دار ہے ، کوئی اعلیٰ مالک یا ادنیٰ مالک باقی رہ گیا ہے تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ ان تینوں قوانین میں اس قسم کی تشخیص یا فرق یا تفریق بالکل اڑا دی گئی ہے - موروثی مزارع مالک بن چکا ہے ، مقرری دار مالک بن چکا ہے - اب پنجاب ، سندھ اور فرنٹیر میں ، ان تینوں صوبوں میں اس قسم کے کوئی لوگ موجود نہیں ہیں جن کو ادنیٰ مالک یا اعلیٰ مالک کیا جا سکے ممکن ہے کہ بلوچستان میں ہوں مجھے اس کے متعلق قوانین اپنی لائبریری سے دستیاب نہیں ہو سکے - وزیر محترم کی اطلاع اگر بہتر ہوگی تو میری ترمیم جو اس کے موضوع کے متعلق ہے بیکار اور ری ڈنڈنٹ ہو جائے گی اور یقیناً میں یہاں اسے پیش نہیں کروں گا - اس لیے اس کے علاوہ جو قابل اعتراض بات میرے نزدیک ہے وہ یہ ہے کہ سول کورٹ کے اختیارات اس مسودہ قانون کے ذریعے کم کر دیے گئے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ مارشل لاء ریگولیشن کے پیرا ۲۵ کے تحت مزارع کو جو حقوق دیئے گئے ہیں کہ اس کا حق شفع برتر ہوگا ، ایک قریبی رشتہ دار سے ، بیٹے سے ، بھائی سے ، باپ سے اور یہ بڑا قیمتی حق ہے جو مزارع کو دیا گیا ہے - اگر پیرا نمبر ۲۵ ریگولیشن کے مطابق ایکٹ شفع میں ترمیم کر دی جاتی ہے - اگر مزارع اس ترمیمی قانون ترمیم شدہ ایکٹ شفع کے تحت اپنا دعویٰ عدالت دیوانی میں دائر کرتا ہے لیکن ایسا نہیں کیا گیا - جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں دعوے پنجاب کی دیوانی عدالتوں میں اس خیال سے دائر ہیں کہ جو شفع کا حق مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۵ کے تحت مزارع کو دیا گیا ہے ، مارشل لاء ریگولیشن وہ بذریعہ سول کورٹ حاصل کر سکتا ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگوں کے ہزاروں روپے کورٹ فیس پر ، اور وکلاء کی فیسوں پر برباد ہو گئے ہیں . اس شق کے ذریعہ یہ اختیارات سول کورٹس سے واپس لے لیے گئے ہیں - اگر مزارع نے اپنا حق شفع ثابت کرنا ہے یا اس بنا پر اراضی حاصل کرنی ہے تو وہ کلکٹر کے پاس جائے گا یا کلکٹر کے حکم کے خلاف کمشنر کے پاس اپیل کرے - اعلیٰ ہذالقیاس بجائے دیوانی عدالتوں کے ریونیو افسروں کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے لوگوں کے حقوق کا فیصلہ کبھی نہیں ہوگا - حقوق شفع کی بنا پر اگر دیوانی عدالت کی طرف رجوع کیا جائے تو اس میں اکثر مقدمات کا پہلی تاریخ پر ہی فیصلہ ہو جاتا ہے یا حق شفع تسلیم کر لیا جاتا ہے یا اس سے انکار کر دیا جاتا ہے ، تسلیم کرنے کی صورت میں صرف قیمت کا تنازعہ باقی رہ جاتا ہے وہ بھی دو ایک پیشی میں طے ہو جاتا ہے - جو اختیارات ہمارے ایگزیکٹو آفیسروں کے پاس ہیں ان کے فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے وہ اکثر ملتے ہی نہیں ہیں ان کے ہاں مقدمات میں تاریخیں پڑتی رہتی ہیں- ظاہر ہے لوگ تنگ آ کر اپنے حقوں کے حصول کے لیے دوسرے ذرائع تلاش کریں گے - وہ ذرائع اکثر و بیشتر غیر قانونی ہوں گے - جناب چیئرمین ! اس لیے میں اس کلاز کی مخالفت کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : آپ اپنی تقریر جاری رکھنا ، وقت تھوڑا رہ گیا ہے -

خواجہ محمد صفدر : میں ایک دو منٹ میں ختم کر دوں گا -

جناب چیئرمین : کیا وہاں وقت پر پہنچ جائیں گے ؟

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں ! پہنچ جائیں گے - میں اپنی تقریر ابھی ایک دو منٹ میں ختم کر دیتا ہوں - جناب والا ! وزیر زراعت نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ Suo moto revision یعنی از خود نگرانی کے اختیارات کی میعاد ۱۹۷۲ء سے جو سال بسال ۶ ماہ کے بعد بڑھاتے رہتے ہیں میں سمجھتا ہوں - - - -

ملک محمد اختر : ہم شیخ صاحب کو لائف پاور دینے والے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : آپ ان کو بے شک دیں - لیکن یہ بار بار زحمت نہ فرمائیں - جناب والا ! میں ان گزارشات کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : شکریہ -

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! ویسے میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ بل اس حد تک سابقہ ریگولیشن کی اصلاح ہے -

Mr. Chairman : So, the consideration of this Bill will continue. We meet tomorrow in the evening or morning ?

Malik Mohammad Akhtar : Evening, Sir.

Mr. Chairman : All right, then, we meet tomorrow at 5.30 p.m. Will that suit you ?

خواجہ محمد صفدر : جیسے آپ کی مرضی -

Mr. Chairman : If it is convenient, let us meet at 5.30 p.m.

یہ بڑا اہم بل ہے اگر ہم ساڑھے پانچ پر شروع کر دیں تو شاید ۸ بجے ختم ہو جائے -

خواجہ محمد صفدر : کل کر لیں گے -

جناب چیئرمین : میں پھر درخواست کروں گا کہ آپ یہاں سے سیدھے جائنٹ سٹنگ میں تشریف لے جائیں کیونکہ ہم کل بھی دیر تک بیٹھے رہے ہیں - ہماری پرفارمنس اچھی رہی ہے ، میں چاہتا ہوں کہ آج بھی پرفارمنس اچھی ہو -

Mr. Chairman : That was very commendable.

خواجہ محمد صفدر : کارکردگی بہت عمدہ تھی -

Mr. Chairman : I have been counting. Probably, we were round about twenty.

Khawaja Mohammad Safdar : More than 20. All the time we were sitting there.

جناب چیئرمین : میں یہ چاہتا ہوں کہ آج آخری دن ہے اور آپ کل کی طرح ہاؤس میں موجود رہیں -

Mr. Chairman : I will again make a personal request that we should all go in time to join our colleagues there.

خواجہ محمد صفدر : آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی -

Mr. Chairman : So, the House stands adjourned to meet again tomorrom at 5.30 p.m.

The Senate then adjourned till half-past five of the clock in the evening on Wednesday, June 30, 1976.